More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

سبق 8

پاکستان میں آئینی ارتقاء

(Constitutional Development in Pakistan)

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
01	حصہ الف کثیر الانتخابی سوالات	128
02	حصہ ب مختصر سوالات کے جوابات	131
	قراردادِ مقاصد کے اہم اصول	131
	ون یونٹ کا قیام	131
	1956ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات	131
	1962ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات	132
	1973ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات	132
	1973ء کے آئین کی اسلامی شقیں	133
	1973ء کے آئین میں مسلمان کی تعریف	133
03	حصہ ج بیانیہ سوالات کے جوابات	134
	قراردادِ مقاصد کے اہم نکات	134
	1956ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات	135
	1962ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات	136
	1973ء کے آئین کی اسلامی شقیں	137
	عام انتخابات 1970ء اور سقوطِ پاکستان	138
	1973ء کے آئین کی اہم خصوصیات	140
	پاکستان میں 1947ء سے 1956ء تک آئینی ارتقاء کا مختصر جائزہ	142
	بنیادی انسانی حقوق	144
04	درسی کتاب کی مشق	145

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

حصہ الف کثیر الانتخابی سوالات

دیئے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لیے درست جواب کا انتخاب کیجئے۔

1- آئین کے بغیر تصور ہی ممکن نہیں:
(الف) ریاست کا (ب) مملکت کا (ج) حکومت کا (د) ملک کا

2- حکومت کا انتظام جن اصول وقوانین کے تحت چلایا جاتا ہے' کہلاتا ہے:
(الف) قانون (ب) ضابطہ (ج) آئین (د) مسودہ

3- لیاقت علی خان کو شہید کیا گیا:
(الف) 1951ء میں (ب) 1952ء میں (ج) 1953ء میں (د) 1954ء میں

4- نواب زادہ لیاقت علی خان کو شہید کیا:
(الف) چوہدری علی محمد نے (ب) سیدا کبر نے (ج) نصیر خان نے (د) عظمت علی بوگرہ نے

5- ون یونٹ کا قیام عمل میں آیا:
(الف) 14 اکتوبر 1955ء (ب) 12 اکتوبر 1956ء کو (ج) 18 اکتوبر 1960ء کو (د) 27 اکتوبر 1962ء کو

6- ون یونٹ قائم رہا:
(الف) تقریباً آٹھ سال (ب) تقریباً بارہ سال تک (ج) تقریباً پندرہ سال تک (د) تقریباً بیس سال تک

7- 1956ء کے قانون کا نفاذ ہوا:
(الف) 23 مارچ 1956ء (ب) 23 اپریل 1956ء کو (ج) 24 جون 1956ء کو (د) 25 جولائی 1956ء کو

8- 1956ء کے آئین میں دفعات شامل ہیں:
(الف) 201 (ب) 230 (ج) 234 (د) 236

9- 1956ء کا آئین گوشواروں پر مشتمل ہے:
(الف) 6 (ب) 7 (ج) 8 (د) 9

10- 1956ء کے آئین کے تحت شہریوں کا محافظ قرار دیا گیا:
(الف) حکومت کو (ب) عدلیہ کو (ج) عاملہ کو (د) مقننہ کو

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

-11 1956ء کے آئین میں تشکیل دی گی:

(الف) ایک ایوانی مقننہ (ب) دوایوانی مقننہ (ج) تین ایوانی مقننہ (د) چارایوانی مقننہ

-12 1956ء کے آئین کے تحت قومی اسمبلی کی جملہ نشستوں کی تعداد تھی:

(الف) 300 (ب) 305 (ج) 310 (د) 315

-13 1956ء کا آئین نافذالعمل رہا:

(الف) دوسال تک (ب) ڈھائی سال تک (ج) تین سال تک (د) چارسال تک

-14 1956ء کا آئین منسوخ کر دیا گیا:

(الف) 7 اکتوبر 1958ء کو (ب) 8 ستمبر 1958ء کو (ج) 10 ستمبر 1958ء کو (د) 15 دسمبر 1958ء کو

-15 1962ء کا آئین پاکستان میں نافذ ہوا:

(الف) یکم مارچ 1962ء کو (ب) یکم اپریل 1962ء کو (ج) یکم مئی 1962ء کو (د) یکم جون 1962ء کو

-16 1962ء کے آئین میں دفعات شامل ہیں:

(الف) 250 (ب) 260 (ج) 270 (د) 280

-17 1962ء کے آئین میں گوشواروں کی تعداد ہے:

(الف) دو (ب) چار (ج) چھ (د) آٹھ

-18 1962ء کے آئین میں مارشل لاء کے ضابطے شامل ہیں:

(الف) 30 (ب) 31 (ج) 32 (د) 33

-19 1962ء کے آئین کے مطابق قومی اسمبلی میں اراکین کی تعداد تھی:

(الف) 150 (ب) 154 (ج) 156 (د) 160

-20 وفاقی ممالک میں آئین کی محافظ ہوتی ہے:

(الف) عدلیہ (ب) عاملہ (ج) مقننہ (د) حکومت

-21 1962ء کا آئین پاکستان میں نافذالعمل رہا:

(الف) دوسال تک (ب) چارسال تک (ج) سات سال تک (د) دس سال تک

-22 صدر ایوب خان اپنے عہدے سے مستعفی ہوئے:

(الف) 25 مارچ 1969ء کو (ب) 20 فروری 1969ء کو (ج) 21 اپریل 1969ء کو (د) 23 مئی 1969ء کو

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

-23 ذوالفقار علی بھٹو نے صدارت کا عہدہ سنبھالا:

(الف) 20 دسمبر 1971ء کو (ب) 21 دسمبر 1971ء کو (ج) 22 دسمبر 1971ء کو (د) 23 دسمبر 1971ء کو

-24 1973ء کا آئین ملک پاکستان میں نافذ ہوا:

(الف) 14 فروری 1973ء کو (ب) 14 اگست 1973ء کو (ج) 14 مئی 1973ء کو (د) 14 جون 1973ء کو

-25 1973ء کے آئین میں دفعات شامل ہیں:

(الف) 220 (ب) 240 (ج) 260 (د) 280

-26 1973ء کے آئین میں گوشواروں کی تعداد ہے:

(الف) 6 (ب) 7 (ج) 8 (د) 9

-27 1956ء کا آئین منسوخ کیا:

(الف) ذوالفقار علی بھٹو نے (ب) سکندر مرزا نے (ج) ایوب خان نے (د) یحییٰ خان نے

-28 موجودہ قومی اسمبلی کے ارکان کی تعداد ہے:

(الف) 342 (ب) 350 (ج) 360 (د) 370

-29 موجودہ سینیٹ کے ارکان کی تعداد ہے:

(الف) 90 (ب) 95 (ج) 100 (د) 105

-30 1973ء کے آئین کے تحت پاکستان کی مقننہ مشتمل ہے:

(الف) دو ایوانوں پر (ب) تین ایوانوں پر (ج) چار ایوانوں پر (د) پانچ ایوانوں پر

جوابات

(1) ب	(2) ج	(3) الف	(4) ب	(5) الف
(6) ج	(7) الف	(8) ج	(9) الف	(10) ب
(11) الف	(12) ج	(13) ب	(14) الف	(15) الف
(16) الف	(17) ب	(18) ب	(19) ج	(20) الف
(21) ج	(22) الف	(23) الف	(24) الف	(25) د
(26) ب	(27) ب	(28) الف	(29) ج	(30) الف

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

حصہ ب مختصر جواب کے سوالات

سوال نمبر 1 قراردادِ مقاصد 1949ء کے چند اہم رہنما اُصول مختصر بیان کیجیے۔

جواب: قراردادِ مقاصد کے اہم اصول:

قراردادِ مقاصد 1949ء کے چند رہنما اُصول مندرجہ ذیل ہیں:

(i) تمام کائنات پر حاکیت اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔

(ii) عوام کی منتخب کردہ حکومت جمہوری طرز حکومت کہلائے گی۔

(iii) آئینی اعتبار سے ایک ایسے معاشرے کی منظم تشکیل کی جائے گی جس میں جمہوریت، آزادی، مساوات، رواداری اور انصاف کے معاشرتی اصولوں پر اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل کیا جا سکے۔

(iv) اسلامی طرزِ زندگی کو اپنایا جائے گا۔

(v) اقلیتوں کے حقوق کو مکمل تحفظ حاصل ہوگا۔

(vi) عدلیہ کو مکمل طور پر آزادی اور خود مختاری حاصل ہوگی۔

(vii) ملک کے تمام شہریوں کو بلاتفریق یکساں حقوق حاصل ہوں گے۔

سوال نمبر 2 ون یونٹ (One Unit) کا قیام کیسے عمل میں آیا؟

جواب: ون یونٹ کا قیام (Formation of One Unit):

ون یونٹ کا مسودہ بنگال کے ممتاز سیاستدان حسین شہید سہروردی نے مرتب کیا۔ 30 ستمبر 1955ء کو آئین ساز اسمبلی نے 13 کے مقابلے میں 43 ووٹوں سے ون یونٹ کا مسودہ منظور کیا اور اس طرح 14 اکتوبر 1955ء کو ون یونٹ کا قیام عمل میں آیا۔ ون یونٹ کے حامیوں کا یہ خیال تھا کہ ون یونٹ کے قیام سے آئین سازی میں آسانی پیدا ہوگی اور صوبہ پرستی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ تاہم ون یونٹ کے مخالفین کا یہ بیان تھا کہ ون یونٹ کے قیام سے مشرقی پاکستان کو کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا جبکہ مغربی پاکستان کے چھوٹے صوبے اس کے خلاف متحد ہو جائیں گے۔ ون یونٹ کا قیام تقریباً پندرہ سال کی مدت تک عمل پیرا رہا۔ پندرہ سال بعد 1970ء کو پنجاب، سندھ، بلوچستان اور سرحد کے صوبوں نے دوبارہ کام کرنا شروع کر دیا۔

سوال نمبر 3 1956ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات تحریر کیجیے۔

جواب: 1956ء کے آئین کی چند اہم نمایاں خصوصیات:

1956ء کے آئین کی چند اہم نمایاں خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

(i) یہ آئین ایک ابتدائیہ 234 دفعات اور 6 گوشواروں پر مشتمل ہے۔
(ii) آئین کی رو سے ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔
(iii) اس آئین کے تحت ملک کے تمام شہریوں کو یکساں بنیادی حقوق عطا کیے گئے۔
(iv) اس آئین کے تحت پاکستان میں وفاقی نظام اپنایا گیا۔
(v) اس آئین کے تحت پاکستان میں پارلیمانی طرزِ حکومت کا نظام رائج کیا گیا۔
(vi) اس آئین میں ایک ایوانی مقننہ تشکیل دی گئی۔
(vii) اس آئین کے تحت اردو اور بنگالی کو سرکاری زبانیں قرار دیا گیا۔

سوال نمبر 4 1962ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات تحریر کیجیے۔

جواب: 1962ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات

1962ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

(i) اس آئین میں ایک ابتدائیہ 250 دفعات 4 گوشوارے اور مارشل لاء کے 31 ضابطے شامل ہیں۔
(ii) 1962ء کا آئین 1956ء کے آئین کے مقابلے میں استوار تھا۔
(iii) 1962ء کا آئین اسلامی آئین تھا۔
(iv) 1962ء کے آئین کے تحت ملک میں ایک ایوان مقننہ قائم کی گئی جسے قومی اسمبلی کا نام دیا گیا۔
(v) 1962ء کے آئین کے تحت بالغ رائے دہی کی بنیاد پر بالواسطہ انتخاب کا طریق کار اپنایا گیا۔
(vi) 1962ء کے آئین کے تحت پاکستان کی سرکاری زبانیں اردو اور بنگالی قرار پائیں۔
(vii) 1962ء کا آئین تقریباً 7 سال تک ملک میں نافذ العمل رہا۔

سوال نمبر 5 1973ء کے آئین کی چند اہم خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: 1973ء کے آئین کی اہم خصوصیات:

1973ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

(i) 1973ء کے آئین میں اسلامی نظریہ کو تسلیم کیا گیا۔
(ii) 1973ء کا آئین ایک تحریری آئین ہے۔
(iii) اس آئین میں ایک ابتدائیہ 280 دفعات اور 7 گوشوارے شامل ہیں۔
(iv) 1973ء کے آئین کے تحت پاکستان میں پارلیمانی طرزِ حکومت کو اپنایا گیا۔

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

(v) اس آئین کے تحت براہِ راست طریقۂ انتخاب کو اپنایا گیا۔

(vi) 1973ء کے آئین کی رو سے پاکستان کی مقننہ یعنی مجلس شوریٰ دو ایوانوں پر مشتمل ہوگی۔

(vii) 1973ء کے آئین کے تحت پاکستان کو ایک وفاق قرار دیا گیا۔

سوال نمبر 6 1973ء کے آئین کی اسلامی شقیں بیان کیجیے۔ KB(2010)

جواب: 1973ء کے آئین کی اسلامی شقیں:

1973ء کے آئین کی چند اہم اسلامی شقیں مندرجہ ذیل ہیں:

(i) آئین کی رُو سے حاکمیت اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔

(ii) آئین کی دفعہ ایک (1) کے تحت ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔

(iii) آئین کی دفعہ دو (2) کے تحت پاکستان کا سرکاری مذہب "اسلام" قرار پایا۔

(iv) اس آئین کے تحت ملک کا صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا لازمی ہے۔

(v) اس آئین کے تحت اسلامی تعلیمات کو فروغ حاصل ہوا۔

(vi) اس آئین کے تحت یہ بات بھی واضح کی گئی کہ ملک کا کوئی بھی قانون قرآن وسنت کی تعلیمات کے منافی نہیں بنایا جائے گا اور موجودہ قانون کو بھی قرآن وسنت کے مطابق ڈھالا جائے گا۔

(vii) اس آئین کے تحت پاکستان کی قومی زبان اردو قرار پائی۔

سوال نمبر 7 1973ء کے آئین میں مسلمان کی کیا تعریف بیان کی گئی ہے؟

جواب: 1973ء کے آئین میں مسلمان کی تعریف:

1973ء کے آئین میں پہلی مرتبہ مسلمان کی تعریف کا بھی تعین کیا گیا ہے۔ اس تعریف کی رُو سے مسلمان ہونے کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

1۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت   2۔ ختم نبوت پر ایمان

3۔ تمام آسمانی کتابوں پر ایمان اور قرآن حکیم کے آخری کتاب ہونے پر ایمان

4۔ قرآن پاک اور سنت رسول کی تعلیمات اور تقاضوں پر مکمل ایمان

مسلمان کی اس تعریف کو آئین میں شامل کرنے کا مقصد مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا ہے۔

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

حصہ ج تفصیلی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1 قراردادِ مقاصد 1949ء کے اہم نکات بیان کیجیے۔

جواب: قراردادِ مقاصد 1949ء کے اہم نکات:

قراردادِ مقاصد 1949ء کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

1۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت:

تمام کائنات پر حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاصل ہے۔ ذات باری تعالیٰ نے مملکت پاکستان کو اس کے عوام کے ذریعے جو اقتدار اپنی مقرر کردہ حدود میں عطا کیا ہے وہ ایک مقدس امانت کی حیثیت رکھتا ہے۔

2۔ جمہوری طرزِ حکومت:

پاکستان اپنے اقتدار و اختیارات کا استعمال عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے کرے گا۔ عوام کی منتخب حکومت جمہوری طرزِ حکومت کہلاتی ہے۔

3۔ معاشرتی اصولوں پر اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل:

آئین کی رُو سے ایسا معاشرہ منظم کیا جائے گا جس میں جمہوریت آزادی، مساوات، رواداری اور انصاف کے معاشرتی اصولوں پر اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل کیا جائے۔

4۔ اسلامی طرزِ زندگی:

جہاں مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو اسلامی تعلیمات اور تقاضوں کے مطابق بسر کر سکیں۔ اسلامی اصول قرآن اور سنت نبوی سے اخذ کیے جائیں گے۔

5۔ اقلیتوں کے حقوق:

اقلیتوں کے حقوق کا پورا پورا تحفظ کیا جائے گا اور اس امر کا مناسب و موزوں اہتمام کیا جائے گا کہ وہ اپنے مذہب اور عقیدے پر آزادی سے کاربند رہ سکیں اور اپنے کلچر کو فروغ دے سکیں۔

6۔ وفاقی مملکت:

پاکستان ایک وفاقی مملکت ہوگا جس میں صوبوں کو خودمختاری حاصل ہوگی اور ان کے دائرہ اختیار کا تعین کیا جائے گا۔

7۔ بنیادی حقوق:

ملک کے تمام شہریوں کو کسی امتیاز کے بغیر حقوق حاصل ہوں گے۔ شہری اپنے سیاسی، مذہبی، سماجی اور معاشی حقوق سے پوری طرح مستفید ہو سکیں گے اور ان حقوق کی ضمانت عدلیہ فراہم کرے گی۔

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

8۔ پسماندہ طبقات:

اقلیتوں کے ساتھ ساتھ پسماندہ طبقات کی ترقی کے لیے بھی مناسب اقدامات کیے جائیں گے۔قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ملک میں متوازن ترقی کے لیے ایسے افراد کے ساتھ ترجیحی سلوک کیا جائے جو نامساعد حالات کا شکار ہونے کی وجہ سے ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ گئے ہوں۔

سوال نمبر 2 1956ء کے آئین کی اہم خصوصیات بیان کیجیے۔ KB(2009)

جواب: 1956ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات:

1956ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

1۔ تحریری آئین:

1956ء کا آئین برطانیہ کے برعکس اور دنیا کے دیگر جمہوری ممالک کی طرح ایک باقاعدہ تحریری آئین تھا۔آئین ایک ابتدائیہ 234 دفعات اور 6 گوشواروں پر مشتمل تھا۔

2۔ اسلامی آئین:

آئین کی رُو سے ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔آئین کی ابتداء میں قراردادِ مقاصد کو شامل کیا گیا۔آئین میں واضح طور پر تحریر کیا گیا ہے کہ کوئی قانون قرآن وسنت کے منافی نہیں بنایا جائے گا اور ملک کے مروجہ قوانین کو اسلامی قوانین سے ہم آہنگ کیا جائے گا اور اس بات کی کوشش کی جائے گی کہ مسلمانوں کی اجتماعی اور انفرادی زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالا جائے۔

3۔ بنیادی حقوق:

1956ء کے آئین کے تحت تمام شہریوں کو یکساں بنیادی حقوق عطا کیے گئے اور عدلیہ کو ان کا محافظ قرار دیا گیا۔قومی اسمبلی کے ہر ایسے قانون یا کسی ایسے انتظامی اقدام کو عدالت میں چیلنج کیا جاسکتا تھا جو شہریوں کے بنیادی حقوق سے متصادم ہو۔اہم بنیادی حقوق جنھیں آئینی تحفظ دیا گیا تھا حسب ذیل ہیں۔

تحفظِ جان و مال، آزادیٔ ضمیر وعقیدہ، آزادیٔ تحریر وتقریر، آزادیٔ نقل وحرکت، حق اجتماع، حق جماعت ویونین سازی، معاش وملازمت، غلامی وبیگار کی ممانعت اور زبان وثقافت کے تحفظ کا حق وغیرہ

4۔ عدلیہ کی آزادی:

1956ء کے آئین میں عدلیہ کی آزادی اور برتری کو تسلیم کیا گیا تھا۔عدلیہ آئین اور بنیادی حقوق کی ترجمان اور نگہبان تھی۔قومی اسمبلی کے بنائے ہوئے کسی قانون کو عدالت میں چیلنج کیا جاسکتا تھا اور اگر عدالت یہ دیکھے کہ قومی اسمبلی نے آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قانون سازی کی ہے یا اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے تو ایسی صورت میں عدالت قومی اسمبلی کے بنائے ہوئے قانون کو کالعدم قرار دے سکتی تھی۔عدلیہ کے اس اختیار کو ''عدالتی نظرِ ثانی کا اختیار'' (Power of Judicial Review) کہا جاتا ہے۔

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

5۔ سرکاری زبانیں:

1956ء کے آئین کی رُو سے اُردو اور بنگالی کو سرکاری زبانیں قرار دیا گیا اور طے کیا گیا کہ انگریزی 25 سال تک دفتری زبان کی حیثیت سے رائج رہے گی۔

6۔ آئینی اداروں کا قیام:

1956ء کے آئین کے تحت جمہوری روایات کی بالادستی، سیاسی استحکام اور اسلامی فلاحی معاشرے کی تشکیل کے لیے حسب ذیل آئینی ادارے قائم کیے گئے۔ بین الصوبائی کونسل، قومی اقتصادی کونسل، قومی مالیاتی کمیشن، اسلامی نظریہ کونسل اسلامی تحقیقاتی ادارہ اور الیکشن کمیشن وغیرہ۔

7۔ نیم استوار آئین:

1956ء کا آئین تو امریکی آئین کی طرح انتہائی استوار آئین تھا اور نہ ہی برطانوی آئین کی طرح بالکل لچک دار بلکہ یہ نیم استوار یا نیم غیر لچکدار آئین تھا۔ اس میں بدلتے ہوئے حالات اور تقاضوں کے مطابق ترمیم کی گنجائش رکھی گئی تھی۔ قومی اسمبلی کے دو تہائی حاضر اراکین کی اکثریت آئین میں ترمیم کرنے کی مجاز تھی۔

سوال نمبر 3 1962ء کے آئین کی اہم خصوصیات بیان کیجیے۔ KB(2010)

جواب: 1962ء کے آئین کی اہم خصوصیات:

1962ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

1۔ تحریری آئین:

پاکستان کا 1962ء کا آئین تحریری شکل میں تھا۔ آئین ایک ابتدائیہ 250 دفعات، 4 گوشواروں اور مارشل لاء کے 31 ضابطوں پر مشتمل تھا۔

2۔ اسلامی آئین:

آئین کے نفاذ کے وقت مملکت کا نام "جمہوریہ پاکستان" رکھا گیا لیکن جلد ہی عوامی ردِعمل کے زیرِ اثر آئین میں پہلی ترمیم کرکے پاکستان کو "اسلامی جمہوریہ" قرار دیا گیا۔ آئین کے ابتدائیہ میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو تسلیم کیا گیا تھا اور اس بات کی صراحت کی گئی تھی کہ مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال سکیں۔ آئین میں حکمت کے جو اصول درج کیے گئے تھے ان میں سے یہ بھی واضح کیا گیا تھا کہ حکومت اسلامی اصولوں کے فروغ کے لیے کوشش کرے گی۔ آئین کی رُو سے ملک میں ایسا کوئی قانون نہیں بنایا جا سکتا تھا جو قرآن وسنت کے منافی ہو۔

3۔ صدارتی طرزِ حکومت:

1962ء کے آئین کے تحت پاکستان میں امریکا کی طرح صدارتی طرزِ حکومت رائج کیا گیا تھا جبکہ 1956ء کے آئین کے تحت پارلیمانی طرزِ حکومت کو اپنایا گیا تھا۔ صدارتی طرزِ حکومت میں صدر اور اس کی کابینہ کے ارکان مقننہ کے ممبر نہیں ہوتے اور نہ ہی انتظامیہ مقننہ کے سامنے جوابدہ

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

ہوتی ہے۔ 1962ء کے تحت قائم کردہ صدارتی نظام میں بعض پارلیمانی نظام کی خصوصیات بھی شامل کردی گئی تھیں۔ مثلاً وزراء اگرچہ قومی اسمبلی کے ممبر نہیں تھے لیکن وہ اس کے اجلاس میں شرکت کر کے قانون سازی کو پوری طرح کنٹرول کرتے تھے تاہم انہیں ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں تھا۔ صدر مملکت قومی اسمبلی کو توڑ سکتا تھا اور صدر کو عدم اعتماد کا ووٹ پاس کر کے کنٹرول کرتے تھے تاہم انہیں ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں تھا۔ صرف سنگین جرائم کے ارتکاب پر اس سے مواخذہ (Impeachment) کیا جا سکتا تھا۔

4۔ ایک ایوانی مقننہ:

وفاقی ممالک میں عام طور پر دو ایوانی مقننہ ہوتی ہے۔ ایک ایوان عوام اور دوسرا ایوان صوبوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس سے بڑے صوبوں کی چھوٹے صوبوں پر اجارہ داری قائم نہیں ہوتی لیکن 1962ء کے آئین کے تحت ایک ایوانی مقننہ قائم کی گئی اس کا نام قومی اسمبلی رکھا گیا اور اس کے اراکین کی تعداد 156 تھی۔ جن میں سے نصف مغربی پاکستان اور نصف مشرقی پاکستان سے منتخب ہوتے تھے۔ مذکورہ نشستوں میں سے 6 خواتین کے لیے مخصوص تھیں۔

5۔ سرکاری زبانیں:

1962ء کے آئین کی رُو سے بھی 1956ء کے آئین کی طرح اُردو اور بنگالی کو سرکاری زبانوں کا درجہ دیا گیا اور طے کیا گیا کہ دس سال بعد 1972ء میں کمیشن حالات کا جائزہ لے کر رپورٹ پیش کرے گا کہ انگریزی زبان کی جگہ کس زبان کو رائج کیا جائے۔

سوال نمبر 4 1973ء کے آئین کی اسلامی شقیں تحریر کیجیے۔ KB(2006-07-11)

جواب: 1973ء کے آئین کی اسلامی شقیں (Islamic Provisions of the 1973 Constitution):

1۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت:

1973ء کے آئین کا آغاز ایک ابتدائیہ سے ہوتا ہے جو قرارداد مقاصد کی بنیاد پر مرتب کیا گیا ہے۔ ابتدائیہ کے یہ الفاظ ہیں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔'' تمام کائنات پر اللہ قادر مطلق کی حکمرانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ اختیارات کی حدود کے اندر رہتے ہوئے ان کا استعمال پاکستانی عوام کے پاس ایک مقدس امانت ہے۔

2۔ مملکت کا نام:

آئین کی دفعہ 1 کے تحت مملکت کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔

3۔ سرکاری مذہب:

آئین کی دفعہ 2 میں اسلام پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا ہے۔ سابقہ دساتیر میں یہ صراحت موجود نہیں تھی۔

4۔ صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا:

1973ء کے آئین میں صدر اور وزیر اعظم دونوں کے لیے مسلمان ہونے کی شرط عائد کی گئی ہے۔ 1956ء کے آئین میں صرف صدر کے لیے مسلمان ہونے کی شرط رکھی گئی تھی۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

5۔ قرآن اور سنت کے منافی قانون:

آئین کی دفعہ 227 میں کہا گیا ہے کہ قرآن اور سنت کے منافی کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا۔ موجودہ قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالا جائے گا۔ غیر مسلموں کے شخصی قانون (Personal Law) کو متاثر نہیں کیا جائے گا۔

6۔ اسلامی تعلیمات کا فروغ:

پالیسی کے اصولوں میں کہا گیا ہے کہ حکومت قرآن پاک اور اسلامیات کی تعلیم کو لازمی قرار دینے کی کوشش کرے گی۔ عربی سیکھنے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ قرآن مجید کی صحیح طباعت کا اہتمام کیا جائے گا۔

7۔ اسلامی اداروں کی تنظیم:

پالیسی کے اصولوں میں کہا گیا ہے کہ حکومت زکوٰۃ، اوقاف اور مساجد کو صحیح خطوط پر منظم کرے گی۔

8۔ اسلامی نظریہ کے تحفظ کا عہد:

صدر مملکت، وزیر اعظم اور دیگر منتخب نمائندے واعلیٰ عہدیدار اپنے حلف میں دیگر باتوں کے علاوہ اس بات کا بھی عہد کرتے ہیں کہ:

''میں اسلامی نظریہ کے تحفظ کے لیے جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے، مکمل جدوجہد کروں گا۔''

سوال نمبر 5 1970ء کے عام انتخابات اور سقوط مشرقی پاکستان پر تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

جواب: عام انتخابات 1970ء مشرقی پاکستان کی علیحدگی

(General Elections 1970 and the Succession of East Pakistan):

عام انتخابات کے لیے 5 اکتوبر 1970ء کی تاریخ مقرر کی گئی لیکن مشرقی پاکستان میں شدید طوفان آجانے کی وجہ سے انتخابات دسمبر تک ملتوی کر دیے گئے۔ سیاسی جماعتوں نے اپنی اپنی انتخابی مہم کا آغاز کر دیا تھا۔ عوامی لیگ کا انتخابی پروگرام چھ نکات پر مبنی تھا جو درج ذیل ہیں:

(i) حکومت وفاقی اور پارلیمانی ہوگی جس میں انتخابات بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ہوں گے اور نمائندگی آبادی کی بنیاد پر دی جائے گی۔

(ii) وفاقی حکومت صرف دفاع اور امور خارجہ کی ذمہ دار ہوگی۔

(iii) ملک کے دونوں حصوں کے لیے الگ الگ اور آزادی سے ''قابل تبادلہ کرنسیاں'' ہوں گی۔ اگر پورے ملک کے لیے آزادی کرنسی کا ایک ہی نظام ہو تو دستور میں ایسی مؤثر دفعات ہونی چاہئیں جو سرمایہ کو مشرقی پاکستان سے مغربی پاکستان جانے سے روک سکیں۔

(iv) مالیاتی پالیسی اور ٹیکس کے نفاذ کا اختیار وفاقی یونٹوں کی ذمہ داری ہوگی۔

(v) ہر صوبے کو اندرونی و بیرونی تجارت اور زرمبادلہ کے حصول کے کلی اختیارات ہوں گے اور ملک کے دونوں بازو جس قدر زرمبادلہ کمائیں گے اس کے علیحدہ علیحدہ حسابات رکھے جائیں گے۔

(vi) قومی سلامتی کے مؤثر تحفظ کے لیے وفاقی یونٹوں کی حکومت کو ملیشیا اور پیرا ملٹری فورس قائم کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

صدرِ مملکت جنرل یحییٰ خان نے ان چھ نکات کا کوئی نوٹس نہ لیا۔ عوامی لیگ مشرقی پاکستان میں اکثریتی سیاسی قوت تھی۔ مغربی پاکستان میں کم و بیش 20 سیاسی جماعتیں سرگرم عمل تھیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی سیاسی پلیٹ فارم پر "اسلامی سوشلزم" کا نعرہ لے کر آئی تھی۔ اس جماعت نے عوام سے روٹی، کپڑا اور مکان کا وعدہ کیا اور دعویٰ کیا کہ اسلام اور جمہوریت کے اصولوں پر مبنی سوشلزم رائج کرے گی۔

7 دسمبر کو قومی اسمبلی کی نشستوں کے لیے اور 17 دسمبر کو صوبائی اسمبلیوں کے لیے ووٹ ڈالے گئے۔ 52.77 فیصد ووٹروں نے اپنا حق رائے دہی استعمال کیا۔

عوامی لیگ مغربی پاکستان میں اور پیپلز پارٹی پاکستان ایک بھی نشست حاصل نہ کر سکی۔ اس طرح دونوں جماعتیں خاطر خواہ کامیابی کے باوجود علاقائی سیاسی جماعتیں قرار پائیں۔ پیپلز پارٹی نے پنجاب اور سندھ میں غیر معمولی کامیابی حاصل کی۔ صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) اور بلوچستان میں جمعیت العلمائے اسلام، قیوم لیگ اور نیشنل عوامی پارٹی نے زیادہ نشستیں حاصل کیں۔

لیگل فریم ورک آرڈر کے مطابق انتخابات میں کامیابی کے بعد بہر حال شیخ مجیب کی عوامی لیگ کو 120 دن کے اندر اندر نیا آئین بنانا تھا اور حکومت تشکیل دینی تھی۔ اس موقع پر ذوالفقار علی بھٹو نے مرکز میں عوامی لیگ کے ساتھ اقتدار میں شرکت کا سوال اٹھایا اور کہا کہ پیپلز پارٹی کو نظر انداز کر کے آئین بنانے کی کوشش تباہ کن ہوگی۔ یحییٰ خان نے اس مطالبے کی حمایت کی اور مجیب پر بھٹو کے ساتھ کسی سمجھوتے پر پہنچنے کے لیے زور دیا۔ یہ مشرقی پاکستان میں انتخابات کو پس پشت ڈالنے اور ملک کے دونوں حصوں کے درمیان آویزش کے بیج بونے کے مترادف تھا۔

13 فروری 1971ء کو یحییٰ خان نے اعلان کیا کہ قومی اسمبلی کا اجلاس 3 مارچ کو ڈھاکا میں ہوگا۔ پیپلز پارٹی نے اجلاس میں شرکت سے انکار کیا۔ 28 فروری کو بھٹو نے قومی اسمبلی کا اجلاس ملتوی کرنے کا مطالبہ کیا۔ مجیب اس کے لیے تیار نہیں تھا۔ یکم مارچ کو اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔ یہ امر مشرقی پاکستان میں عام ہڑتال اور سول نافرمانی کا باعث بنا۔ 2 مارچ کو سینٹرل اسٹوڈنٹس ایکشن کمیٹی کا ایک احتجاجی جلسہ ہوا۔ اس احتجاجی جلسے میں پہلی مرتبہ مشرقی پاکستان میں بنگلہ دیش کا پرچم لہرایا گیا اور پاکستانی پرچم کو نذرِ آتش کیا گیا۔ پاکستان کے قومی ترانے کی جگہ ٹیگور کی نظم "سنہرا بنگال" کو قومی ترانے کے طور پر گایا گیا جسے ٹیگور نے 1905ء میں تقسیم بنگال کو روکنے کے لیے ہندو مہم کے لیے لکھا تھا۔ یحییٰ خان نے حالات پر قابو پانے کے لیے باوردی جنرل ٹکا خان کو مشرقی پاکستان کا گورنر مقرر کیا اور 15 مارچ کو یحییٰ مجیب سے مذاکرات کرنے کے لیے ڈھاکا پہنچے۔ ان مذاکرات میں بھٹو اور چند دیگر مغربی پاکستان کے قائدین بھی شریک ہوئے۔ دس دن تک مذاکرات جاری رہے لیکن فریقین کے مابین کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ سمجھوتہ ہو بھی کیسے سکتا تھا۔ مجیب یحییٰ کو بااختیار صدر ماننے کو تیار نہیں تھا اور یحییٰ اس کے بغیر مجیب کو اقتدار منتقل کرنا نہیں چاہتے تھے۔ نیز لاڑکانہ میں ہونے والی ایک میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا جا چکا تھا کہ اگر مجیب کا رویہ تبدیل نہ ہوا تو اسے اقتدار منتقل نہیں کیا جائے گا۔

26 مارچ کو یحییٰ خان نے عوامی لیگ کو خلاف قانون قرار دیا اور عدم تعاون کی تحریک کی بغاوت قرار دے کر اسے کچلنے کے لیے فوجی ایکشن کا حکم دیا۔ فوج نے حکم ملتے ہی باغیوں کا صفایا کر دیا۔ بے شمار باغی عناصر سرحد پار کر کے ہندوستان بھاگ گئے۔ جنہوں نے بعد میں مکتی باہنی (آزادی کی فوج) کی تنظیم کی ہندوستان میں پاکستان پر حملے کی تیاریاں ہونے لگیں ہندوستان نے 19 اگست 1971ء کو روس کے ساتھ باہمی فوجی امداد کا معاہدہ کیا۔ اندرا گاندھی نے برطانیہ، فرانس اور امریکا کا دورہ کر کے پاکستان کے خلاف عالمی رائے عامہ کو ہموار کیا۔ مہاجرین کا

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

پروپیگنڈہ کرکے لاکھوں ڈالر بطور امداد وصول کیے اور تمام جنگی تیاریاں کرکے 3 دسمبر کو پاکستان کے مشرقی حصے پر باقاعدہ حملہ کر دیا۔ بے شک ہماری فوج بہادری سے لڑی لیکن اسے بھارتی فوج کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے۔ جس نے 16 دسمبر 1971ء کو ڈھاکا پر قبضہ کرلیا تھا۔ یحییٰ خان صدارت کے عہدے سے مستعفی ہوگئے۔ جناب بھٹو نے باقی ماندہ پاکستان کے صدر اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے 20 دسمبر 1971ء کو حلف اٹھالیا۔

سوال نمبر 6 1973ء کے آئین کی اہم خصوصیات تحریر کیجیے۔

جواب: دسمبر 1970ء کے عام انتخابات میں منتخب ہونے والی قومی اسمبلی کے ارکان نے آئین کا کام کرنے کے لیے 17 اپریل 1972ء کو ایک کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی نے موجودہ آئین کا مسودہ 2 فروری 1972ء کو قومی اسمبلی میں پیش کیا جسے قومی اسمبلی نے بحث و مباحثہ کے بعد 11 اپریل کو منظور کرلیا۔ 14 اپریل کو صدر مملکت نے منظوری اور 14 اگست 1973ء کو موجودہ آئین ملک میں نافذ کر دیا گیا۔

اس آئین کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

1۔ اسلامی دستور:

اس آئین کی رو سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام قرار پایا اور یہ بات واضح کر دی گئی کہ ہر قانون قرآن وسنت کے مطابق بنایا جائے گا۔ اس مقصد کے لیے اسلامی مشاورتی کونسل تشکیل دی گئی جو حکومت اور مجالس قانون سازی کی رہنمائی کرتی ہے کہ مملکت خداداد کے باسیوں کی زندگیوں کو اسلامی ڈھانچے میں ڈھالا جاسکے۔ مملکت کے صدر اور وزیراعظم کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔ قرآن مجید کی تعلیم لازمی قرار دی گئی۔ اقلیتوں کے حقوق کی مناسب نگہداشت کی جائے گی اور ان کے ساتھ رواداری کا سلوک کیا جائے گا۔

2۔ وفاقی دستور:

آئین کی رو سے پاکستان ایک وفاق ہے جس کی مقننہ دو ایوانوں پر مشتمل ہوگی۔ (الف) پارلیمنٹ (ب) سینیٹ قانون سازی کے لیے آئین کے چوتھے گوشوارہ میں دو فہرستیں دی گئی ہیں۔ ایک وفاقی اور دوسری مشترکہ قومی اسمبلی کو حق حاصل ہے کہ وہ وفاقی فہرست سے متعلقہ کسی بھی امور پر قانون سازی کر سکتی ہے جبکہ مشترکہ فہرست کے امور پر مرکزی اور صوبائی اسمبلیاں دونوں قانون سازی کر سکتی ہیں۔

3۔ صوبائی خودمختاری:

1973ء کے آئین میں مشترکہ مفادات کونسل کی تشکیل کی گئی۔ جس میں مرکز اور صوبوں کو برابر کی نمائندگی دی گئی ہے۔ یہ کونسل ان اداروں کو جو مرکز کے زیر انتظام ہیں پالیسیاں ترتیب دیتی ہے۔ جیسے ریلوے، واپڈا وغیرہ۔ مرکز اور صوبوں میں ٹیکسوں کی تقسیم کے بارے میں سفارشات پیش کرنے کے لیے قومی مالیاتی کمیشن قائم کی گئی جس کا سربراہ وزیراعظم ہوتا ہے جو پورے ملک کی اقتصادی حالت کا جائزہ دیتا ہے۔ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو اقتصادی وسماجی، مالیاتی اور تجارتی میدان میں منصوبہ بندی کے لیے مشورے دیتی ہے۔ ان اقدامات سے صوبوں کو زیادہ خودمختاری حاصل ہوگئی ہے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

4۔ پارلیمانی طرزِ حکومت:

آئین کے مطابق طرزِ حکومت پارلیمانی ہے۔ صدر صرف آئینی سربراہ ہے اور تمام انتظامی اختیارات وزیراعظم اور کابینہ کے پاس ہیں۔ یعنی صدر مملکت کا سربراہ ہے جبکہ وزیراعظم حکومت کا سربراہ ہے۔ وزیراعظم کو قومی اسمبلی کی اکثریت منتخب کرتی ہے۔ وزیراعظم اور اس کی کابینہ قومی اسمبلی کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے۔

5۔ قومی زبان:

پاکستان کے اس آئین کے مطابق اردو کو قومی زبان قرار دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ صوبائی اسمبلیوں کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو اردو کے ساتھ صوبائی زبانوں کو ترقی اور تعلیم کے لیے بھی قانون بنا سکتی ہے۔

6۔ عدلیہ کی آزادی:

آئین میں عدلیہ کے نظام اور اختیارات کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ ججوں کو ضروری تحفظات مہیا کرتے ہیں جو آزاد اور خود مختار عدلیہ کے لیے ضروری ہیں کیونکہ آزاد عدلیہ ہی بنیادی حقوق کی ضامن ہوتی ہے۔

7۔ بنیادی حقوق:

موجودہ آئین میں بنیادی حقوق کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے جس میں غلامی کی مخالفت، گرفتاری سے تحفظ سے نقل و حرکت، تقریر و تحریر کی آزادی، تجارت، تعلیم، پیشہ کے حقوق شامل ہیں۔ مزید وضاحت کر دی گئی ہے کہ بنیادی حقوق سے متصادم قوانین اکثر سمجھے جائیں گے۔

8۔ پالیسی کے اصول:

1973ء کے آئین میں ریاست کی پالیسی کے نمایاں اصول درج ذیل ہیں۔

(i) پاکستان کے مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی اسلام کے اصولوں کے مطابق گزارنے کے لیے خواہ سہولتیں فراہم کی جائیں ایسے اقدامات کیے جائیں کہ مسلمانان پاکستان قرآن پاک اور سنت رسول کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکیں۔

(ii) قرآن مجید کی تعلیم لازمی قرار دی جائے اور حکومت خیال رکھے کہ قرآن مجید کی طباعت غلطیوں سے پاک ہو۔

(iii) ملک میں اسلام کا ضابطہ اخلاق نافذ کیا جائے۔

(iv) زکوٰۃ اور اوقاف کے متعلق امور کا مناسب انتظام کیا جائے۔

(v) ایسی پالیسیاں ترتیب دی جائیں جن سے قبائلی، علاقائی اور صوبائی تعصبات کی حوصلہ شکنی ہو۔ اس کے علاوہ پسماندہ طبقات اور علاقوں کی تعلیمی اور معاشرتی ترقی کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں۔

(vi) قومی زندگی کے ہر شعبے میں عورتوں کی شرکت کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ شادی، بیاہ اور عملی زندگی کو ضروری تحفظ دیا جائے۔

(vii) ملک میں بسنے والی اقلیتوں کے حقوق کی مناسب نگہداشت کی جائے۔

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

(viii) تمام شہریوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے یکساں مواقع حاصل ہونے چاہئیں۔

(ix) شہریوں کے معیار زندگی کو بلند کرنے اور دولت کو چند ہاتھوں میں سمٹنے نہ دیا جائے۔

9۔ ملی جلی معیشت:

اس آئین کے تحت پاکستانی معیشت نہ اشتراکی ہوگی اور نہ ہی سرمایہ دارانہ بلکہ ملی جلی معیشت ہوگی۔ ہر شہری جہاں کہیں چاہے آباد ہو سکتا ہے۔ جو بھی ملازمت یا کاروبار چاہے اختیار کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ ملک کا قانون اس کی اجازت دیتا ہو۔ معیشت کے نجی سیکٹر کے ساتھ ساتھ پبلک سیکٹر میں بھی کام کرے گا۔ اشیاء کی درامد و برآمد کے لیے کارپوریشن قائم کردی گئیں۔

10۔ تحریری اور استوار آئین:

یہ ایک تہریری آئین ہے جو ایک ابتدائیہ 280 صفحات اور چھ گوشواروں پر مشتمل ہے جنہیں 12 حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور حکومت کے تینوں شعبوں کے اختیارات و فرائض بھی واضح کردیے گئے ہیں۔ موجودہ آئین کو استوار بنایا گیا ہے جس کے مطابق دو تہائی اکثریت سے ترمیم کی جا سکتی ہے۔

11۔ غداری:

اس آئین کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اسے غیر آئینی طریقے یا طاقت سے توڑنے کو سنگین غداری قرار دیا گیا ہے۔

سوال نمبر 7 پاکستان میں 1947ء سے 1956ء تک آئینی ارتقاء کا مختصر جائزہ لیں؟

جواب: آئین:

مملکت اور آئین لازم و ملزوم ہیں۔ آئین کے بغیر مملکت کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔ آئین سے مراد وہ بنیادی قاعدے یا اصول یا قوانین یا ضابطے ہیں جن کے مطابق حکومت کا انتظام چلایا جاتا ہے۔

2۔ عبوری آئین:

قانون آزادی ہند مجریہ 1947ء کے تحت 1935ء کے ایکٹ کو بعض ضروری ترامیم کے ساتھ پاکستان کا عبوری آئین قرار دیا گیا۔ یہ ایکٹ متحدہ ہندوستان کے لیے بنایا گیا تھا لیکن یہ ایک آزاد اسلامی مملکت کے لیے بالکل موزوں نہ تھا۔

3۔ دستور ساز اسمبلی کا قیام:

قانون آزادی ہند مجریہ 1974ء کے تحت جو دستور ساز اسمبلی وجود میں آئی تھی اس کے ذمہ دو کام رکھے گئے تھے۔ 1 قومی تقاضے کے مطابق نیا آئین وضع کرنا 2۔ نئے آئین کے نفاذ تک ملک کے لیے قانون سازی کرنا۔ ابتداء میں اسمبلی کے اراکین کی تعداد 69 تھی لیکن 80 لاکھ مہاجرین کی آمد کے بعد اسمبلی کے اراکین کی تعداد بڑھ کر 79 کردی گئی۔ اس اسمبلی میں مسلم لیگ کی واضح اکثریت تھی لیکن اس اسمبلی میں کچھ افراد مغربی نظریات کے حامی بھی تھے اور بیشتر اراکین اسلامی نظام چاہتے تھے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

4۔ نظریاتی کشمکش:

قائداعظم محمد علی جناح کی رحلت (11 ستمبر 1948ء) کے آئین سازی کے سلسلے میں نظریاتی کشمکش کا آغاز ہوا۔ ایک طبقہ عوامی حاکیت اور دوسرا طبقہ اللہ تعالٰی کی حاکیت چاہتا تھا۔

5۔ قراردادِ مقاصد 1949ء:

نظریاتی کشمکش کے آغاز پر مولانا شبیر احمد عثمانی نے سردار عبدالرب نشتر اور ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کے ساتھ مل کر اقتدار اعلیٰ، جمہوریت، وفاقی نظام، بنیادی حقوق اور اقلیتوں کے حقوق قرارداد مقاصد مرتب کی۔ وزیراعظم نوابزادہ لیاقت علی خان کی تحریک پر 12 مارچ 1949ء کو آئین ساز اسمبلی نے اسے منظور کر کے آئین سازی کے ضمن میں ایک اہم قدم اٹھایا۔

قرارداد مقاصد میں جن رہنما اصولوں کا ذکر کیا گیا ہے درج ذیل ہیں:

1۔ اللہ تعالٰی کی حاکیت
2۔ جمہوری طرزِ حکومت
3۔ معاشرتی اصول پر اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل
4۔ اسلامی طرز زندگی
5۔ اقلیتوں کے حقوق
6۔ وفاقی طرز حکومت
7۔ شہریوں کے بنیادی حقوق
8۔ پسماندہ طبقات کی ترقی
9۔ آزاد عدلیہ
10۔ ملک کی سالمیت کا تحفظ

6۔ آئینی اور سیاسی بحران:

لیاقت علی خان نے قرارداد مقاصد 1949ء کی منظوری کے بعد آئین سازی کے کام کر کے بڑھانے کے لیے 24 ارکان کی جو کمیٹی بنائی لیکن اس کمیٹی کا کام ابھی جاری ہی تھا کہ وزیراعظم لیاقت علی خان کو 16 اکتوبر 1951ء راولپنڈی کے جلسہ میں افغان باشندے سیدا کبر نے گولی مار کر شہید کر دیا۔ اس کے بعد خواجہ ناظم الدین نے گورنر جنرل کا عہدہ چھوڑ کر وزیراعظم کا عہدہ سنبھال لیا۔ وزیر خواجہ ناظم الدین نے اپنی ذمہ داری نبھانے میں کوئی نہ برتی اور جلد ہی 22 دسمبر 1952ء کو ترمیم شدہ آئینی رپورٹ اسمبلی کے سامنے پیش کر دی۔ اس رپورٹ کو سیاسی حلقوں کی جانب سے سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا اور حالات اتنے خراب ہو گئے کہ 6 مارچ 1953ء کو لاہور میں مارشل لاء لگانا پڑا۔ اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر گورنر جنرل ملک غلام محمد نے 16 اپریل 1953ء کو خواجہ صاحب کی وزارت کو برطرف کر دیا اور نیا وزیراعظم محمد علی بوگرہ کو بنا دیا گیا۔ محمد علی بوگرہ نے چھ ماہ کے عرصہ میں 7 اکتوبر 1953ء کو آئینی فارمولا اسمبلی میں پیش کیا اور اس کے نفاذ کا تاریخی اعلان 25 دسمبر 1954ء کو کرنا تھا لیکن 24 اکتوبر 1954ء کو آئین ساز اسمبلی کو توڑ دیا گیا۔ یہ گورنر جنرل کا دوسرا غیر جمہوری اقدام تھا جس سے سیاسی انتشار اور بڑھا اور 8 سالہ آئین سازی کوششوں پر پانی پھر گیا۔

دوسری آئین ساز اسمبلی کے لیے گورنر جنرل نے ایک آرڈیننس کے ذریعے ارکان کی تعداد 80 کر دی اور ملک کے دونوں حصوں کو مساوی نمائندگی دی گئی۔ 21 جون 1955ء کو آئین ساز اسمبلی کے انتخابات ہوئے اور کسی بھی جماعت کو واضح اکثریت حاصل نہیں ہوئی۔ اس لیے 11 اگست 1955ء کو چوہدری محمد علی جناح نے مسلم لیگ (تعداد ارکان 25) اور جگنو فرنٹ (تعداد ارکان 16) کی مخلوط حکومت کے وزیراعظم کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ چوہدری صاحب کے دور میں اہم ترین کام سرانجام پائے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

6۔ ون یونٹ کا قیام:

دوسری آئین ساز اسمبلی نے علاقائی نمائندگی کے مسئلے کو مستقبل بنیادوں پر حل کرنے کے لیے مغربی حصے کے تمام صوبوں کو ایک وحدت میں ضم کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ معاملہ صوبائی اسمبلیوں میں پیش کیا گیا۔ جنہوں نے ایک صوبہ بنانے کی منظوری دے دی اور مغربی حصے کا نام مغربی پاکستان اور مشرقی بنگال کا نام مشرقی پاکستان رکھا گیا۔

ون یونٹ کا قیام 14 اکتوبر 1955ء کو عمل میں لایا گیا۔ یہ عمل ناکام رہا۔ اس طرح 15 سال ون یونٹ قائم رہنے کے بعد کے بالآخر یکم جولائی 1970ء کو ختم کیا گیا اور صوبوں کو دوبارہ بحال کر دیا گیا۔

7۔ 1956ء کا آئین:

چوہدری محمد علی حکومت نے آئین سازی کے کام کو اولیت دی۔ مختلف اراکین اسمبلی اور دیگر ماہرین سے بحث ومباحثے کے بعد آئین کا مسودہ تیار کر لیا اور اسے 9 جنوری 1956ء کو اسمبلی میں پیش کیا۔ 29 فروری کو اسمبلی نے اکثریت رائے سے اس کی منظوری دی اور یہ آئین 23 مارچ 1956ء کو نافذ کر دیا گیا۔

سوال نمبر 8 بنیادی انسانی حقوق پر مختصر بحث کیجیے؟

جواب: **بنیادی انسانی حقوق:**

بنیادی انسانی حقوق کی تاریخ زیادہ پرانی نہیں ہے۔ انقلاب فرانس 1989ء کے قائدین نے بنیادی انسانی حقوق کا پرچم بلند کیا اور باقاعدہ بنیادی حقوق کا اعلان نامہ شائع کیا۔ زمانہ جدید میں جب آئین سازی کا رواج شروع ہوا تو فرانس کی تقلید کرتے ہوئے آئین میں ایک باب حقوق کا بھی رکھا جاتا ہے ان آئین میں ذکر کیا جاتا ہے۔ بنیادی حقوق کے لیے ہیں۔

بنیادی حقوق کی خصوصیات:

(i) بنیادی حقوق آئین کے عطا کردہ ہوتے ہیں۔

(ii) بنیادی حقوق کو حکومت بھی غصب نہیں کر سکتی اور اگر وہ ایسا کرتی ہے تو اس کے خلاف عدالتی چارہ جوئی کی جاسکتی ہے۔

(iii) آئین بنیادی حقوق کا محافظ ہوتا ہے اور حکومتی پارٹی بھی اس ضمن میں آئین میں ترمیم نہیں کر سکتی۔

(iv) بنیادی حقوق کی حیثیت ہمہ گیر ہوتی ہے۔ اگر مقننہ بنیادی حقوق کے خلاف کوئی بل پاس کرے تو عدالت سے رجوع کیا جائے۔

(v) بنیادی حقوق کا قانون حقوق سے بڑھ کر حیثیت حاصل ہوتی ہے اور حکومت کے تمام شعبے ان کا احترام کرتے ہیں۔ بنیادی حقوق کو آئینی اور عدالتی تحفظ حاصل ہوتا ہے لیکن ان کی حیثیت مطلق نہیں ہوتی۔ اگر ریاست کو اندرونی یا بیرونی طور پر کوئی خطرہ لاحق ہو تو ایسے حالات میں سربراہ مملکت ہنگامی حالت کا اعلان کر کے بنیادی حقوق معطل کر سکتا ہے۔ ہنگامی حالت میں کوئی معیار مقرر نہیں ہوتی۔

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

درسی کتاب کی مشق

سوال نمبر 1: پاکستان میں 1947ء سے 1956ء تک آئینی ارتقاء کا مختصر جائزہ لیں۔

جواب: دیکھیے بیانیہ جواب کے سوالات، سوال نمبر 7۔

سوال نمبر 2: قراردادِ مقاصد 1949ء کے اہم نکات بیان کریں۔

جواب: دیکھیے بیانیہ جواب کے سوالات، سوال نمبر 1۔

سوال نمبر 3: 1956ء کے آئین کی اہم خصوصیات بیان کریں۔

جواب: دیکھیے بیانیہ جواب کے سوالات، سوال نمبر 2۔

سوال نمبر 4: 1962ء کے آئین کی اہم خصوصیات بیان کریں۔

جواب: دیکھیے بیانیہ جواب کے سوالات، سوال نمبر 3۔

سوال نمبر 5: 1973ء کے آئین کی اہم خصوصیات بیان کریں۔

جواب: دیکھیے بیانیہ جواب کے سوالات، سوال نمبر 6۔

سوال نمبر 6: 1973ء کے آئین کی اسلامی شقیں تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے بیانیہ جواب کے سوالات، سوال نمبر 4۔

سوال نمبر 7: 1970ء کے عام انتخابات اور سقوطِ مشرقی پاکستان پر تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

جواب: بیانیہ جواب کے سوالات، سوال نمبر 5۔

سوال نمبر 8: خالی جگہوں کو صحیح الفاظ سے پُر کریں۔

(i) قراردادِ مقاصد نوابزادہ لیاقت علی خان نے دستور ساز اسمبلی میں پیش کی۔

(ii) قراردادِ مقاصد 12 مارچ 1949ء کو منظور ہوئی۔

(iii) پاکستان کے دوسرے گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین اور دوسرے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین تھے۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.Perfect24u.com

(iv) پاکستان کے پہلے صدر سکندر مرزا تھے۔

(v) خواجہ ناظم الدین کی برطرفی غیر جمہوری اقدام تھا۔

(vi) گورنر جنرل ملک غلام محمد نے 24 اکتوبر 1954ء کو پہلی دستور ساز اسمبلی توڑی۔

(vii) قومی اسمبلی نے 30 ستمبر 1955ء کو ون یونٹ کا مسودہ قانون (بل) منظور کیا۔

(viii) جنرل محمد یحییٰ خان نے یکم اپریل 1970ء کو ون یونٹ توڑنے کا اعلان کیا۔

(ix) 7 اکتوبر 1958ء کو سکندر مرزا نے ملک میں مارشل لاء نافذ کیا۔

(x) پاکستان کا دوسرا آئین یکم مارچ 1962ء کو نافذ ہوا۔

(xi) پاکستان میں دوسرا مارشل لاء 25 مارچ 1969ء کو لگا۔

(xii) پاکستان میں پہلے عام انتخابات 46-1945ء کو ہوئے۔

(xiii) 1971ء کو مشرقی پاکستان مغربی پاکستان سے علیحدہ ہو گیا۔

(xiv) 1956ء اور 1973ء کے دساتیر کے تحت پاکستان میں پارلیمانی طرز حکومت قائم کیا گیا۔

(xv) 1962ء کے آئین کے تحت پاکستان میں صدارتی طرز حکومت قائم کیا گیا۔

(xvi) آئین کی دفعہ 251 کے مطابق اردو کو قومی زبان قرار دیا گیا۔

Perfect24u.com

www.Perfect24u.com